اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O

Eid Mubarak

قربانی کے بارے میں 92 سوالات وجوابات

مرتب کردہ

محمد طاہر اقبال قادری المدنی (کورنگی کراچی)

0311.2813226

اس کتاب میں آپ پڑھ سکتے ہیں

---﴿قربانی کی ابتدائی معلومات کے بارے میں سوالات وجوابات

---﴿قربانی کے واجب ہونے کے بارے میں سوالات وجوابات

---﴿مالک نصاب اور حاجت اصلیہ کے بارے میں سوالات وجوابات

---﴿قربانی کے جانور کے بارے میں سوالات وجوابات

---﴿اجتماعی قربانی کے بارے میں سوالات وجوابات

---﴿میت کی طرف سے قربانی کے بارے میں سوالات وجوابات

---﴿قربانی کے ایام اور وقت کے بارے میں سوالات وجوابات

---﴿ذبح کے بارے میں سوالات وجوابات

---﴿قربانی کی کھال اور دیگر چیزوں کے بارے میں سوالات وجوابات

---﴿قربانی کے گوشت کے بارے میں سوالات وجوابات

---﴿قربانی کے ایام میں قربانی نہ کرنے کے بارے میں سوالات وجوابات

---﴿حلال جانور کے ممنوع اجزاء کے بارے میں سوالات وجوابات

---﴿متفرق مسائل کے بارے میں سوالات وجوابات

قربانی کی ابتدائی معلومات

سوال نمبر1: قربانی کی اصل اور حکم کیا ہے؟

جواب: قربانی دراصل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے اور آپ کی یاد میں اس امت کے لئے باقی رکھی گئی ہے نیز نبی پاک ﷺ کو قربانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے سورہ کوثر میں ارشاد ہوتا ہے: فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْo پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

سوال نمبر2: قربانی کسے کہتے ہیں؟

جواب: مخصوص جانور کو مخصوص وقت میں اللہ عزجل کا قرب حاصل کرنے کی نیت سے ذبح کرنا۔

سوال نمبر3: قربانی کے فضائل بیان کریں؟

جواب: صحابہ کرام علیہم الرضوان نے سرکار ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا یہ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے عرض کی کہ قربانی میں ہمارے لئے کیا ثواب ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس کے ہر بال کے عوض نیکی ہے۔ (بہار شریعت ج 2 ص242 بحوالہ ابن ماجہ شریف)

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جس نے اللہ عزوجل کی رضا کے لئے قربانی کی تو وہ قربانی اس کے لئے جھنم سے حجاب (روک) ہو جائے گی۔ (ایضاً بحوالہ طبرانی)

☆ سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جو شخص قربانی کرنے کی طاقت رکھتا ہو (یعنی جس پر قربانی واجب ہو) اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔'' (ایضاً ج 2 ص242 بحوالہ ابن ماجہ شریف)

سوال نمبر4: قربانی کس پر واجب ہے؟

جواب: قربانی کے واجب ہونے کی 4 شرائط ہیں: 1۔ اسلام یعنی مسلمان ہونا (غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں) 2۔ مقیم ہونا (مسافر پر واجب نہیں) 3۔ مالک نصاب ہونا (یہاں وہ نصاب مراد ہے جس سے فطرہ واجب ہوتا ہے نہ کہ وہ جس سے زکوۃ فرض ہوتی ہے) 4۔ بالغ ہونا (نابالغ پر قربانی واجب نہیں)۔

سوال نمبر5: مالک نصاب سے کیا مراد ہے؟

جواب: مالک نصاب سے مراد یہ ہے کہ اس شخص کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا ہو یا ساڑھے باون تولہ چاندی ہو یا ان کی قیمت کے برابر حاجت اصلیہ کے علاوہ رقم ہو یا کوئی سامان ہو اور اس پر اللہ تعالی یا بندوں کا اتنا قرضہ نہ ہو کہ جسے ادا کرنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے۔

نوٹ: اللہ عزوجل کے قرض سے مراد یہ ہے کہ اس پر سابقہ سالوں کی زکوۃ یا قربانی یا کسی قسم کا کوئی کفارہ باقی ہو۔ اگر ایسا ہے تو اس پر لازم ہے کہ پہلے اسے ادا کرے۔

سوال نمبر6: اگر سونا نصاب سے کم ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سونا نصاب سے کم ہو تو دیکھا جائے گا کہ اس کے پاس چاندی یا حاجت اصلیہ کے علاوہ کوئی رقم یا سامان ہے یا نہیں اگر سونے کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں (لیکن ایسا کم ہی ہوتا ہے کیونکہ تقریباً ہر شخص کے پاس حاجت اصلیہ کے علاوہ کوئی نہ کوئی سامان ضرور ہوتا ہے) اور اگر اس کے پاس سونے کے علاوہ چاندی یا حاجت اصلیہ کے علاوہ کوئی رقم یا سامان ہے تو سب کی قیمت کو ملا کر دیکھا جائے گا کہ وہ رقم چاندی کے نصاب کو پہنچتی ہے یا نہیں اگر پہنچتی ہے تو قربانی واجب ہے ورنہ نہیں۔ نوٹ: جو مالک نصاب نہیں ہوا سے شرعی فقیر کہتے ہیں۔

سوال نمبر7: حاجت اصلیہ کی وضاحت فرمائیں؟

جواب: حاجت اصلیہ یا ضروریاتِ زندگی سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کی عموماً انسان کو ضرورت ہوتی ہے اور ان کے بغیر گذر اوقات میں شدید تنگی و دشواری محسوس ہوتی ہے۔ جیسے رہنے کا مکان، خانہ داری کا سامان جن کی ضرورت ہو، سواری کا جانور وغیرہ (بہار شریعت)

سوال نمبر8: ایک سے زائد مکان ہوں تو؟

جواب: اگر کسی کے پاس رہائشی مکان کے علاوہ ایک یا ایک سے زیادہ مکان ہوں اور ان کی مالیت ساڑھے باوَن تولہ چاندی کے برابر ہو تو اس پر بھی قربانی واجب ہے خواہ وہ مکان خالی ہو یا کرائے پر دیئے ہوں. (کرائے والے مکان کا مسئلہ وضاحت کے ساتھ اگلے سوال میں آرہا ہے) نیز خالی پلاٹ کا بھی یہی حکم ہے۔ (فتاوی رضویہ)

سوال نمبر9: کیا اضافی مکان کرائے پر دیا ہو تو کیا اسکی وجہ سے بھی قربانی واجب ہوگی؟

جواب: اگر کسی کے پاس رہائشی مکان کے علاوہ ایک اور مکان ہو جو اس نے کرائے پر دیا ہو اور اسی کرائے سے اس کے گھر کا خرچہ چلتا ہو تو پھر اس گھر کی وجہ سے اس پر قربانی واجب نہیں ہے کیونکہ وہ اس کی حاجت اصلیہ میں شامل ہے۔اور اگر ایسا نہیں یعنی اس کے کرائے سے اس کے گھر کا خرچہ نہیں چلتا تو پھر اس مکان کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی۔

سوال نمبر10: اگر کسی کا بڑا گھر ہو اور کچھ حصہ استعمال میں نہ ہو تو کیا اس کی وجہ سے قربانی واجب ہوگی؟

جواب: اگر کسی کا بڑا گھر ہو اور اس کا کچھ حصہ ہر وقت بند رہتا ہو اور استعمال میں نہ آتا ہو اور اس کی قیمت نصاب تک پہنچ جائے تو قربانی واجب ہے۔

سوال نمبر11: حاجت اصلیہ کے علاوہ جو چیزیں ہیں ان میں سے چند کی وضاحت فرمادیں؟

جواب: جو چیزیں اس کے استعمال میں نہ ہوں مثلاً ایسے کپڑے جو نہ گرمی میں پہنتا ہو اور نہ سردی میں اور نہ کسی خاص موقع پر، اسی طرح محض تفریح کے لئے tv ,vcr ، کمپیوٹر ،کھیل کود کا سامان یہ بھی حاجت اصلیہ میں داخل نہیں اگر ان سب کی قیمت مل کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو پہنچ جائے تو قربانی واجب ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی کے پاس ایک سے زائد موبائل ہوں یا ایک ہی ہو اور اس کی حاجت نہ ہو تو وہ بھی حاجت اصلیہ کے علاوہ سامان میں شمار ہونگے۔

سوال نمبر12: کیا قربانی واجب ہونے کے لئے نصاب پر سال کا گذرنا ضروری ہے؟

جواب: جی نہیں! بلکہ قربانی کے وقت میں جس وقت بھی اس میں قربانی کے واجب ہونے کی شرائط پائی جائیں گی اس پر قربانی واجب ہوجائے گی۔

سوال نمبر13: قربانی کا وقت بیان فرمادیں؟

جواب: قربانی کا وقت 10 ذو الحجہ کی صبح صادق طلوع ہونے سے لے کر 12 ذو الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے اور اس وقت میں جس شخص میں بھی مذکورہ شرائط پائی جائیں گی اس پر قربانی کرنا واجب ہے۔ (بہار شریعت)

سوال نمبر14: کیا قربانی کے وقت میں قربانی کی جگہ صدقہ وغیرہ کر سکتے ہیں؟

جواب: قربانی کے وقت میں قربانی کرنا ہی واجب ہے اس کی جگہ قربانی کے جانور کو صدقہ کر دینا یا اس کی رقم کو صدقہ کر دینا کافی نہیں۔ (بہار شریعت)

سوال نمبر15: قربانی واجب ہے لیکن قربانی کے وقت میں رقم موجود نہیں تو کیا کرے؟

جواب: اگر کسی شخص پر قربانی واجب ہے لیکن اس وقت اس کے پاس رقم موجود نہیں مثلاً کسی کو قرضہ دیا ہو یا چاندی ہے لیکن نقدی رقم نہیں تو وہ قرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے قربانی کرے۔ (فتاوی امجدیہ)

سوال نمبر16: کیا عورتوں پر بھی قربانی واجب ہے؟

جواب: اگر عورت میں مذکورہ شرائط پائی جائیں تو اس پر بھی قربانی واجب ہے۔

سوال نمبر17: کیا حق مہر کی وجہ سے عورت کو مالک نصاب مانا جائے گا؟

جواب: عورت کا مہر شوہر کے ذمے باقی ہے اور شوہر مالدار ہے تو اس مہر کی وجہ سے عورت کو مالک نصاب نہیں مانا جائے گا اگرچہ مہر معجّل ہو۔ لیکن اس کے علاوہ بقدر نصاب مال ہو تو قربانی واجب ہوگی۔ (بہار شریعت)

سوال نمبر18: کیا شوہر پر قرضہ ہو تو بیوی قربانی نہیں کر سکتی؟

جواب: بعض لوگ کہتے ہیں کہ شوہر پر قرضہ ہو تو بیوی قربانی نہیں کر سکتی یہ درست نہیں ہے بلکہ اگر عورت مالک نصاب ہے تو اس پر اس صورت میں بھی قربانی واجب ہوگی۔

سوال نمبر19: کیا قرضدار پر قربانی واجب ہے؟

جواب: اگر کوئی قرض دار ہے تو دیکھا جائے گا کہ قرض کی رقم کو الگ کرنے کے بعد نصاب کے برابر مال باقی رہتا ہے یا نہیں اگر ہاں تو قربانی واجب ہے اور نہیں تو قربانی واجب نہیں۔

سوال نمبر20: کیا ہر سال الگ الگ لوگوں کی طرف سے قربانی کر سکتے ہیں؟

جواب: بعض لوگ ہر سال الگ الگ لوگوں کی طرف سے قربانی کرتے ہیں مثلاً اس سال اپنی طرف سے، اگلے سال والد کی طرف سے، اس سے اگلے سال والدہ کی طرف سے، حالانکہ ہر سال صاحب نصاب ہونے کی صورت اس پر قربانی واجب ہوتی ہے اور وہ واجب ادا نہ کر کے گناہ گار ہوتا ہے۔

سوال نمبر21: کیا ایسا ہے کہ کوئی مالک نصاب نہیں مگر پھر بھی اس پر قربانی واجب ہو؟

جواب: جی ہاں! اگر کسی نے قربانی کی منت مانی تو اس پر قربانی کرنا واجب ہے خواہ مالک نصاب ہو یا فقیر اور اگر قربانی کے ایام میں مالک نصاب تھا تو اس پر دو قربانیاں واجب ہونگی ایک منت کی اور دوسری قربانی کے ایام کی۔

قربانی کے جانور کے بارے میں سوال وجواب

سوال نمبر22: قربانی کے جانور کتنی طرح کے ہوتے ہیں؟

جواب: قربانی کے جانور تین قسم کے ہوتے ہیں: 1۔اونٹ 2۔گائے 3۔بکری

ہر قسم میں اس کی جتنی نوعیں ہیں سب داخل ہیں نر اور مادہ خصی اور غیر خصی سب کا ایک حکم ہے یعنی سب کی قربانی ہوسکتی ہے۔ بھینس گائے میں شمار ہوتی ہے، بھیڑ، دنبہ اور مینڈھا بکری میں شمار ہوتے ہیں ان سب کی قربانی ہوسکتی ہے۔ (بہار شریعت ص339)

مسئلہ: ہرن اور نیل گائے (جنگلی گائے) کی قربانی نہیں ہوسکتی۔

سوال نمبر23: قربانی کے جانور کی کتنی عمر ہونا ضروری ہے؟

جواب: قربانی کے جانور کی عمر: اونٹ پانچ سال کا، گائے 2 سال کی اور بکری ایک سال کی۔ اس سے کم عمر ہو تو قربانی جائز نہیں اور زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے، ہاں دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ جو دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو اس کی قربانی بھی جائز ہے۔ (بہار شریعت: ص340)

سوال نمبر24: عمر کا اندازہ کیسے ہوگا؟

جواب: عمر کا اندازہ دانتوں سے ہوتا ہے کیونکہ معلومات کے مطابق جب اونٹ 5 سال کا، گائے 2 سال کی اور بکری 1 سال کی ہوتی ہے تو اس کے آگے کی طرف نیچے کی جانب کے دو دانت گر کر دوسرے دانت آتے ہیں جو دیگر دانتوں سے الگ ہوتے ہیں جس کے وہ دو دانت پورے ہوں تو اس کی عمر پوری سمجھی جائے گی۔

سوال نمبر25: کسی جانور کے دانت نہ آئے ہوں لیکن بیچنے والا کہے کہ اسکی عمر پوری ہے تو؟

جواب: اگر بیچنے والا کہے کہ یہ پوری عمر کا ہے لیکن ظاہری نشانی (دانت) نہ ہوں تو آج کے زمانے میں اس کا قول معتبر نہیں ہوگا نشانی دیکھ کر ہی جانور لیا جائے۔

سوال نمبر26: اگر کسی نے خود پالا ہو اور اسے مکمل یقین ہے کہ اس کی عمر پوری ہے لیکن دانت نہ آئے ہوں تو؟

جواب: اگر کسی نے خود جانور کو پالا یا جانور اسی کے سامنے پلا ہو اور اسے معلوم ہو کہ اس کی عمر پوری ہوگئی ہے لیکن اس کے دانت ظاہر نہ ہوئے ہوں تو اس کی قربانی جائز ہے کیونکہ عمر کا پورا ہونا ضروری ہے اور عمر معلوم نہ ہو تو دانتوں سے اندازہ لگایا جاتا ہے۔

سوال نمبر27: وہ کونسی چیزیں ہیں کہ اگر جانور میں وہ ہوں تب بھی قربانی ہو جاتی ہے؟

جواب: وہ چیزیں درج ذیل ہیں: 1۔ جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اس کی قربانی جائز ہے۔ 2۔خصی جانور یعنی جس کے خصیے نکال لئے گئے ہوں یا مجبوب یعنی جس کے خصئے اور عضوتناسل سب کاٹ لئے گئے ہوں ان کی قربانی جائز ہے۔ 3۔اتنا بوڑھا کہ بچہ جننے کے قابل نہ رہا یا داغا ہوا جانور یا جس کے دودھ نہ اترتا ہو ان سب کی قربانی جائز ہے۔ 4۔بھینگے جانور کی قربانی جائز ہے۔ 5۔جس کے پیدائشی کان چھوٹے ہوں تو قربانی جائز ہے۔ 6۔بھیڑ یا دنبہ کی اون کاٹ لی گئی ہو اس کی قربانی جائز ہے۔ 7۔ جانور کے اضافی اعضا ہوں تو اس کی قربانی جائز ہے۔(فتاوی رضویہ) 8۔بہرے جانور کی قربانی جائز ہے۔(فتاوی اہلسنت) 9۔ذبح کے وقت جانور اچھلا جس کی وجہ سے عیب پیدا ہو جائے تو اس کی قربانی جائز ہے۔

سوال نمبر28: وہ کونسی چیزیں ہیں کہ اگر جانور میں ہوں تو قربانی نہیں ہوسکتی؟

جواب: وہ چیزیں درج ذیل ہیں: 1۔اندھے کی اور ایسا کانا جانور جس کا کانا پن ظاہر ہو اس کی بھی قربانی جائز نہیں 2۔جس جانور کی تہائی سے زیادہ نظر جاتی رہی اس کی بھی قربانی جائز نہیں 3۔اتنا لاغر (کمزور) جس کی ہڈیوں میں مغز نہ رہا ہو 4۔لنگڑا جو قربان گاہ تک اپنے پاؤں سے نہ جا سکے 5۔اتنا بیمار کہ اس کی بیماری ظاہر ہو 6۔جس جانور کے پیدائشی کان نہ ہوں یا ایک ہو دوسرا نہ ہو تو قربانی ناجائز 7۔جس کے تھن خشک ہوں اس کی قربانی جائز نہیں، بکری کا ایک تھن خشک ہو اور گائے، بھینس کے دو خشک ہو تو قربانی جائز نہیں 8۔جس کے تھن کٹے ہوں اس کی قربانی جائز نہیں۔ 9۔جس کی ناک کٹی ہو قربانی جائز نہیں 10۔علاج کے ذریعے اس کا دودھ خشک کر دیا ہو قربانی جائز نہیں 11۔خنثی (جس میں نر اور مادہ دونوں علامتیں ہوں) قربانی جائز نہیں 12۔جلالہ یعنی جو صرف غلیظ کھاتا ہو قربانی جائز نہیں 13۔جس کا ایک پاؤں کاٹ لیا گیا ہو اس کی قربانی جائز نہیں۔ (بہار شریعت ص:340،341)

﴿مرتب کردہ﴾ محمد طاہر اقبال قادری المدنی (کورنگی کراچی)
0311.2813226

سوال نمبر29: کیا بعض ایسی بھی چیزیں ہیں کہ اگر وہ جانور میں ہوں تو بعض صورتوں میں قربانی ہو جائے گی اور بعض صورتوں میں نہیں ہو سکتی؟

جواب: جی ہاں! ایسی چیزیں بھی ہیں اور وہ درج ذیل ہیں:

1۔ اگر سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے اگر مینگ (جڑ) تک ٹوٹا ہے تو قربانی جائز نہیں اور اس سے کم ٹوٹا ہے تو جائز۔

2۔ جس جانور میں جنوں ہے، اگر اس حد کا ہے کہ چَرتا بھی نہیں تو قربانی جائز نہیں اور اس حد کا نہیں تو جائز ہے۔

3۔ جس جانور کے کان یا دُم یا چکی (دنبے کی گول چپٹی دُم) کٹے ہوں اگر وہ تہائی سے زیادہ کٹے ہوں تو ان کی قربانی جائز نہیں اور اگر تہائی سے کم ہو تو جائز 4۔ جس جانور کے دانت نہ ہوں اس کی قربانی جائز نہیں۔ (یعنی ایسا جانور ہے کہ گھاس بھی نہیں کھا سکتا ہو اور اگر گھاس کھا سکتا ہے تو قربانی جائز ہے)۔

سوال نمبر30: قربانی کے جانور کو تکلیف پہنچانا کیسا ہے؟

جواب: قربانی کے جانور کی دیکھ بھال اور تعظیم کی جائے اور ہر وہ کام جس سے جانور کو بلا وجہ تکلیف پہنچے مکروہ ہے۔ اس کا خاص خیال رکھا جائے کہ وہ جنتی جانور ہے۔

سوال نمبر31: قربانی کے جانور سے نفع اٹھانا کیسا ہے؟

جواب: قربانی سے پہلے قربانی کے جانور سے نفع اٹھانا جائز نہیں ہے مثلاً اس کو اجرت پر دینا، اس کا دودھ استعمال کرنا وغیرہ اور اگر ایسا کیا تو اس کی قیمت کو صدقہ کرنا واجب ہے۔

سوال نمبر32: اگر قربانی کے جانور نے بچہ دیا تو اسکا کیا کیا جائے؟

جواب: قربانی کے جانور نے بچہ دیا تو اسے بھی ذبح کر دے یا کسی فقیر کو صدقہ کر دے اس سے بھی نفع نہیں اٹھا سکتا، ہاں اگر ذبح کر دیا تو اب اس کے گوشت وغیرہ کو استعمال کر سکتا ہے۔

سوال نمبر33: کیا ذبح کے بعد اس سے نفع اٹھا سکتے ہیں؟

جواب: ذبح کے بعد اس سے نفع اٹھا سکتا ہے اور دودھ وغیرہ نکلا تو اسے بھی اپنے استعمال میں لا سکتا ہے۔

سوال نمبر34: اگر جانور مر گیا یا بھاگ گیا تو؟

جواب: قربانی کا جانور مر گیا تو مالک نصاب پر دوسرا جانور لینا ضروری اور جو مالک نصاب نہ ہو اس پر واجب نہیں۔

سوال نمبر35: قربانی کا جانور گُم ہو گیا یا چوری ہو گیا اور دوسرا جانور بھی خرید لیا اور پھر پہلا جانور مل گیا تو کیا کیا جائے؟

جواب: اگر قربانی کا جانور گُم ہو گیا یا چوری ہو گیا اور اس کی جگہ دوسرا جانور خرید لیا، اب وہ مل گیا تو غنی (صاحب نصاب) کو اختیار ہے دونوں میں سے جس کی چاہے قربانی کرے اور فقیر پر واجب ہے کہ دونوں کی قربانیاں کرے۔ (بہار شریعت 342)

اجتماعی قربانی کے مسائل

سوال نمبر36: کیا ایک بکرا پورے گھر والوں کی طرف سے قربان کیا جا سکتا ہے؟

جواب: اکثر جگہ دیکھا گیا ہے کہ سب گھر والوں کی طرف سے ایک بکرا قربان کر دیا جاتا ہے اس طرح کرنے سے کسی کی بھی قربانی نہیں ہو گی کیونکہ بکرے اور دنبہ وغیرہ کی قربانی صرف ایک کی طرف سے ہو سکتی ہے۔

سوال نمبر37: گائے، اونٹ کی قربانی کتنے لوگوں کی طرف سے ہو سکتی ہے؟

جواب: گائے، بھینس اور اونٹ کی قربانی سات بندوں کی طرف سے ہو سکتی ہے۔

سوال نمبر38: اگر گائے یا اونٹ کو سات بندوں سے زیادہ کی طرف سے قربان کیا تو؟

جواب: اگر گائے، بھینس اور اونٹ سات سے زائد افراد کی طرف سے قربان کیا گیا تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہو گی۔

سوال نمبر39: اجتماعی قربانی میں شامل کسی بندے کی نیت فقط گوشت کی ہو تو قربانی میں کوئی فرق تو نہیں پڑے گا؟

جواب: قربانی کے جانور میں جس جس کا بھی حصہ شامل ہو سب کی نیت تقرب (نیکی) کی ہو مثلاً قربانی ،عقیقہ، کفارہ، صدقہ وغیرہ اگرایک کی بھی نیت تقرب کی نہیں ہوئی بلکہ صرف گوشت حاصل کرنے کی ہوئی تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی اسی لئے سب سے نیت کے بارے میں پوچھ لیا جائے اور مسئلے سے آگاہ کر دیا جائے۔

سوال نمبر40: اجتماعی قربانی میں اگر کوئی بد مذہب شامل ہو تو کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: اجتماعی قربانی میں کوئی بد مذہب ہو اور اس کی بد مذہبیت حدِ کفر تک پہنچی ہوئی ہے تو کسی کی قربانی نہیں ہوگی اور اگر ایسا نہیں تو قربانی ہو جائے گی لیکن بچنا بہتر ہے اور احتیاط بھی اسی میں ہے کہ کسی بھی بد مذہب کو قربانی میں حصہ دار نہ بنایا جائے۔

سوال نمبر41: اجتماعی قربانی میں کوئی ایسا بندہ شامل ہو جس کی پوری کمائی حرام کی ہو تو؟

جواب: اجتماعی قربانی میں ایسے بندے کو حصہ دار بنانا جائز نہیں جس کی پوری کمائی حرام کی ہو۔

سوال نمبر42: اجتماعی قربانی میں عقیقہ یا صدقہ کی نیت کر سکتے ہیں؟

جواب: اجتماعی قربانی کی گائے یا اونٹ کے سات حصوں میں عقیقہ، صدقہ وغیرہ کی بھی نیت کر سکتے ہیں۔

سوال نمبر43: اجتماعی قربانی میں کسی بزرگ کا حصہ شامل کرنا کیسا اور اس حصے کے گوشت کا کیا حکم ہے؟

جواب: اجتماعی قربانی میں کسی بزرگ کا حصہ بھی شامل کر سکتے ہیں اور اس حصے کا گوشت صدقہ کرنا ضروری نہیں بلکہ وہ گوشت قربانی کرنے والے کی ملکیت ہے۔

سوال نمبر44: اجتماعی قربانی میں سات افراد سے کم افراد حصہ ملا سکتے ہیں؟

جواب: اگر کسی جانور میں سات سے کم افراد نے حصہ ملایا تو یہ بھی جائز ہے۔اور اگر ایک گائے کی سات سے کم افراد نے قربانی کی اور سات حصوں میں سے کوئی متعین نہیں کیا تو کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔ (فتاوی اہلسنت)

سوال نمبر45: اگر اجتماعی قربانی میں کسی حصہ دار کی رقم ساتویں حصے سے کم ہو تو؟

جواب: سات بندوں نے یا اس سے کم افراد نے ایک گائے میں حصہ ڈالا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو اگر ایک کا بھی کم ہوا تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی۔مثلاً گائے 70,000 کی پڑی تو ہر بندے کے 10,000 لازمی ہونے چاہئے۔

سوال نمبر46: اگر اجتماعی قربانی میں کسی نے گذشتہ سال کی قربانی کی نیت کر لی تو؟

جواب: 7 حصہ داروں میں سے بعض نے گذشتہ سال کی قربانی کی نیت کی اور بعض نے اس سال کی نیت کی تو جنہوں نے گذشتہ سال کی نیت کی ان سب کی نیت باطل ہے اور جنہوں نے اسی سال کی نیت کی ان کی قربانی ہو گئی لیکن ان سب کو گوشت صدقہ کرنا ہوگا۔

سوال نمبر47: کیا جانور خریدنے کے بعد اس میں کسی کو حصہ دار بنا سکتے ہیں؟

جواب: جانور لینے کے بعد اس میں حصہ دار بنانے کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر مالک نصاب جانور خریدنے کے بعد کسی کو حصہ دار بناتا ہے تو جائز ہے لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے اور اگر جانور خریدتے وقت اس کی نیت یہ تھی کہ میں حصہ دار شامل کرلوں گا تو یہ مکروہ بھی نہیں ہے اور شرعی فقیر ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ جانور خریدنے سے خاص اسی جانور کی قربانی اس پر واجب ہو جاتی ہے۔

میّت کی طرف سے قربانی کے مسائل

سوال نمبر48: اگر کسی شخص نے قربانی کی وصیت کی تو کیا حکم ہے؟

جواب: کسی شخص نے یہ وصیت کی کہ اس کی طرف سے قربانی کردی جائے اور یہ نہیں بتایا کہ گائے کی یا بکری یا کس جانور کی قربانی کی جائے اور نہ قیمت بیان کی کہ اتنے کا جانور خرید کر قربانی کی جائے تو یہ وصیت جائز (درست) ہے اور اس کی طرف سے بکری قربان کردی جائے تو وصیت پوری ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ص339)

سوال نمبر49: میت کی طرف سے کی جانے والی قربانی کے گوشت کا کیا کیا جائے؟

جواب: میت کی طرف سے قربانی کی تو اس کے گوشت کا یہ حکم کیا ہوگا اس کی دو صورتیں ہیں: میت نے کہا ہوگا یا نہیں اگر نہیں کہا اور اس کی طرف سے قربانی کی تو اس کے گوشت کو خود بھی کھا سکتا ہے، دوست احباب کو بھی دے سکتا ہے فقیروں کو بھی دے سکتا ہے، اور اگر میت نے کہہ دیا تھا کہ میری طرف سے قربانی کر دینا تو اب اس کی قربانی کے گوشت میں سے کچھ نہ کھائے بلکہ سارا گوشت صدقہ کردے یعنی کسی فقیر کو دے دے۔ (بہار شریعت ص345)

قربانی کے ایام اور وقت

سوال نمبر50: قربانی کے کتنے دن ہیں؟

جواب: قربانی کا وقت 10 ذی الحجہ کی طلوع صبح صادق سے 12 ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے یعنی 3 دن اور 2 راتیں. ان دنوں کو ایام نحر کہتے ہیں (بہار شریعت 336) نیز چوتھے دن قربانی کرنا جائز نہیں ہے۔ (فتاوی رضویہ 354)

سوال نمبر51: اگر کسی نے چوتھے دن قربانی کرلی تو کیا اس کی قربانی ہو جائے گی؟

جواب: اگر کسی نے چوتھے دن قربانی کی تو اس پر لازم ہے کہ گوشت پوست کو صدقہ کر دے اور زندہ وذبح شدہ جانور کی قیمت میں جو فرق آیا ہے اسے بھی صدقہ کرے۔ (فتاوی اہلسنت)

سوال نمبر52: کیا عید کی نماز سے پہلے قربانی کر سکتے ہیں؟

جواب: شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ عید کی نماز ہو جائے اگر کسی نے شہر میں عید کی نماز سے پہلے قربانی کر لی تو قربانی نہیں ہوگی۔

سوال نمبر53: اگر شہر میں کئی جگہ عید کی نماز ہوتی ہے تو کونسی نماز کا اعتبار کیا جائے گا؟

جواب: اگر شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز ہوتی ہو تو پہلی جگہ نماز ہو چکنے کے بعد قربانی کرنا جائز ہے۔

سوال نمبر54: اگر کسی وجہ سے عید کے دن عید کی نماز نہ ہوئی تو پھر کیا کیا جائے؟

جواب: اگر دسویں کو کسی وجہ سے عید کی نماز نہ ہوئی تو قربانی کے لئے ضروری ہے کہ نماز عید کا وقت جاتا رہے یعنی زوال کا وقت آجائے اب ہو سکتی ہے نیز دوسرے اور تیسرے دن نمازِ عید سے پہلے بھی ہو سکتی ہے۔ (بہار شریعت 337)

سوال نمبر55: کیا رات کے وقت قربانی کر سکتے ہیں؟

جواب: رات کے وقت قربانی کرنا مکروہ تنزیہی ہے کہ ذبح کرتے وقت غلطی کا امکان ہے لیکن اگر روشنی کا خاص انتظام ہو تو مکروہ نہیں ہے۔

ذبح کے مسائل:

سوال نمبر56: جانور کو گرانے سے پہلے کن باتوں کا خیال رکھا جائے؟

جواب: جانور کو گرانے سے پہلے ان باتوں پر عمل کیجیئے:

1۔ چھری کو اچھی طرح تیز کرلیں۔ لیکن جانور کے سامنے تیز نہ کریں

2۔ اسے چارہ اور پانی دے دیں بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں

3۔ جانور کو جنوب کی طرف کر کے الٹے پہلو پر اس طرح گرائیں کہ جانور اور ذبح کرنے والے کا رخ قبلہ کی طرف اور جانور کی پیٹھ مشرق کی طرف ہو پھر ذبح کرنے والا اپنا سیدھا پاؤں جانور کی گردن پر رکھ کر ذبح کرے

4۔ جانور کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تعین کرلیں۔ جانور کو لٹانے کے بعد بالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ کی طرف رخ کرنا سخت اذیّت کا باعث ہے۔

سوال نمبر57: جانور کو گرانے کے بعد کن چیزوں کا خیال رکھا جائے؟

جواب: جانور کو گرانے کے بعد ان باتوں پر عمل کیجیئے:

1۔ جانور کے گلے پر پانی لگالیں تاکہ کھال نرم ہو جائے۔

2۔ جانور کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا مثلاً بسم اللہ اللہ اکبر کہنا ضروری ہے اگر جان بوجھ کر نام نہ لیا تو جانور حلال نہ ہوگا۔

3۔ اگر ایک سے زیادہ نے چھری پکڑ کر جانور کو ذبح کیا تو سب کو بسم اللہ کہنا ضروری ہے اگر ایک نے بھی جان بوجھ کر نام نہ لیا تو جانور حلال نہ ہوگا۔

4۔ تین یا چار رگیں کٹنے کے بعد جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے اس وقت تک نہ ہی اس کی کھال اتاریں اور نہ ہی اس کی دل کی رگیں کاٹیں بلکہ اسکے کٹے ہوئے گلے کو ہاتھ بھی نہ لگائیں کیونکہ اس طرح کرنا جانور کو بلاوجہ کی اذیت دینا ہے اور یہ ظلم ہے۔

سوال نمبر58: ذبح کرنے کا طریقہ بھی بیان کر دیں؟

جواب: **ذبح کرنے کا طریقہ:** جانور کو بائیں (الٹے) پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ ذبح کرنے والے اور جانور دونوں کا رخ قبلہ کی جانب ہو اور اپنا سیدھا پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دیا جائے اور ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے: اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ O اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ O لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ O

ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھی جائے: اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ

اگر دوسرے کی طرف سے قربانی کریں تو **مِنِّیْ** کے بجائے **مِنْ** کہہ کر اس کا نام لیجیے۔ یا گائے کی قربانی ہو اور اپنی قربانی کے ساتھ ساتھ دیگر افراد کی بھی قربانی اس میں شامل ہو تو اس طرح سے دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ وَ زَیْدٍ وَ بَكْرٍ وعُثْمَان وَعَلِیٍّ یہ سمجھانے کے لئے تحریر کیا گیا ہے ان ناموں کی جگہ جس جس کی قربانی اس گائے میں شامل ہے اس کا نام لیجئے۔

سوال نمبر59: ذبح سے جانور کے حلال ہونے کی کتنی شرائط ہیں؟

جواب: ذبح سے جانور کے حلال ہونے کے لئے چند شرطیں ہیں:

1۔ ذبح کرنے والا عاقل (عقلمند) ہو مجنون یا اتنا چھوٹا بچہ جو بے عقل ہو ان کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔

2۔ ذبح کرنے والا مسلمان ہو۔ کافر و مشرک کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔

3۔ ذبح کرتے وقت اللہ عزوجل کا نام لینا ضروری ہے اگر جان بوجھ کر نام نہ لیا تو ذبیحہ حلال نہیں ہوگا۔

4۔ جس جانور کو ذبح کیا جا رہا ہے وہ ذبح کے وقت زندہ ہو۔

سوال نمبر60: گلے کی کتنی رگوں کے کاٹنے کو ذبح کہتے ہیں؟

جواب: گلے میں چند رگیں ہیں ان کے کاٹنے کو ذبح کہتے ہیں اور وہ رگیں یہ ہیں:

1۔ **حلقوم**: وہ جس میں سانس آتی جاتی ہے۔ 2۔ **مُرِی**: وہ جس سے کھانا، پانی اترتا ہے۔

3،4۔ **ودجین**: مذکورہ دونوں رگوں کے اغل بغل وہ دو رگیں جن مین خون کی روانی ہے۔

سوال نمبر61: ذبح میں کتنی رگوں کا کٹنا ضروری ہے؟

جواب: ذبح میں چار رگیں کاٹی جاتی ہیں اگر ان میں سے تین بھی کٹ گئی یا چاروں کا اکثر حصہ کٹ گیا تو جانور حلال ہے اور اگر تین سے کم کٹی ہیں یا چاروں کٹی لیکن اکثر سے کم تو جانور حلال نہ ہوگا۔

سوال نمبر62: اگر جانور قابو نہ آرہا ہو کہ اسے ذبح کرسکیں تو کیا کیا جائے؟

جواب: اگر جانور قابو میں نہ آرہا ہو تو اسے ذبح کرنے کی ضرورت نہیں ہے اسے تیر یا نیزہ ذبح کی نیت سے بسم اللہ کہہ کر ماردیں تو یہ بھی کافی ہے۔

سوال نمبر63: کتنے لوگوں کا ذبیحہ حلال نہیں ہے؟

جواب: مرتد، مشرک، مجوسی، ناسمجھ بچہ اور اس شخص کا ذبیحہ جس نے قصداً (جان بوجھ) کر تکبیر نہیں کہی ان سب کا ذبیحہ حرام ہے اس کے علاوہ کا حلال۔

سوال نمبر64: کیا نابالغ بچہ جانور ذبح کرسکتا ہے؟

جواب: نابالغ بچہ جو ذبح کرنے کا طریقہ جانتا ہو اور اس پر قدرت بھی رکھتا ہو تو اس کا ذبیحہ حلال ہے۔ (بہار شریعت 313)

سوال نمبر65: اگر مسلمان ذبح کرتے وقت تکبیر پڑھنا بھول گیا تو کیا جانور حرام ہو جائے گا؟

جواب: اگر مسلمان ذبح کرتے وقت تکبیر کہنا بھول گیا تو جانور حلال ہے۔ (بہار شریعت 316)

سوال نمبر66: بدمذھب کے ذبیحہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ بدمذہب جس کی بدمذہبیت حد کفر تک پہنچ گئی ہو اس کا ذبیحہ حرام ہے اور نہ پہنچی ہو حلال ہے لیکن ایسا کرنے بچنا چاہئے کہ احتیاط اسی میں ہے۔

سوال نمبر67: گائے یا بکری کے پیٹ سے بچہ نکلا تو؟

جواب: گائے یا بکری کے پیٹ سے بچہ نکلا اگر وہ زندہ ہے تو اسے بھی ذبح کر دیا جائے اور وہ حلال ہے اور اگر مردہ بچہ نکلا تو اسے پھینک دیں کہ مُردار ہے اور مُردار حرام ہوتا ہے۔ (لیکن اس مرے ہوئے بچے کی وجہ سے قربانی میں کوئی فرق نہیں آئے گا اور نہ ہی گوشت میں کسی قسم کی کوئی کراہیت ہوگی۔) (بہار شریعت 320)

قربانی کی کھال اور دیگر اشیاء کے مسائل

سوال نمبر68: قربانی کے جانور کی رسی وغیرہ کا کیا کیا جائے؟

جواب: قربانی کے جانور کی رسی، جھول (قربانی کے جانور پر ڈالنے والا کپڑا)، گلے کا ہار وغیرہ سب چیزوں کو اپنے استعمال میں لے سکتا ہے اور کسی کو تحفۃً بھی دے سکتا ہے۔ لیکن نہ اسے پھینک سکتا ہے اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے اگر فروخت کر دیا تو اس کی قیمت کو صدقہ کرنا ضروری ہے۔

سوال نمبر69: کیا قربانی کی کھال اپنے استعمال میں لا سکتے ہیں؟

جواب: قربانی کی کھال کو خود اپنے کام میں بھی لا سکتے ہیں یعنی اس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی کام میں لا سکتے ہے مثلاً اس کی جائے نماز، مشکیزہ وغیرہ بنا سکتے ہے ہاں اس سے کوئی چیز بنائی تو اسے اجرت پر نہیں دے سکتے اگر دے دیا تو اس کی اجرت کو صدقہ کیا جائے گا۔ (بہار شریعت 346)

سوال نمبر70: اگر قربانی کی کھال کو کسی چیز سے بدل دیا تو؟

جواب: قربانی کی کھال کو ایسی چیز سے بدل سکتے ہیں جس کو باقی رکھتے ہوئے اس سے نفع اٹھایا جا سکے مثلاً برتن وغیرہ سے بدلنا مگر ایسی چیز سے نہیں بدل سکتے جسے ہلاک کر کے نفع اٹھایا جاتا ہو مثلاً کھانے کی کسی چیز سے بدلنا اور اگر بدل دیا تو اس کی قیمت کو صدقہ کرنا واجب ہے۔ (فتاوی اہلسنت)

سوال نمبر71: کیا قربانی کی کھال کسی اور کو دے سکتے ہیں؟

جواب: قربانی کی کھال مسجد، مدرسہ یا کسی فلاحی ادارے کو بھی دے سکتے ہیں، اس کے علاوہ امیر، غریب، سید اور غیر سید کو بھی تحفۃً دے سکتے ہیں۔ (فتاوی رضویہ ج8)

سوال نمبر72: بد مذہبوں کے مدرسے کو قربانی کی کھال دینا کیسا ہے؟

جواب: قربانی کی کھال بد مذہبوں کو دینا منع ہے کہ گناہ اور بد عقیدگی پھیلانے میں تعاون کرنا ہے جو کہ ناجائز ہے۔

سوال نمبر73: قربانی کی کھال قصائی کو بطور اجرت دینا کیسا ہے؟

جواب: قربانی کی کھال کو قصائی کو بطور اجرت دینا جائز نہیں ہے۔

سوال نمبر74: کیا قربانی کے جانور کی کوئی چیز فروخت کر سکتے ہیں؟

جواب: قربانی کے جانور کی کوئی چیز فروخت نہیں کر سکتے ہاں تحفۃً کسی کو بھی دے سکتے ہیں اور اگر فروخت کر دیا تو اس کی رقم کو صدقہ کرنا واجب ہے اور اب یہ رقم صرف فقیر کو دی جا سکتی ہے۔

قربانی کے گوشت کے مسائل

سوال نمبر75: اجتماعی قربانی میں گوشت کس طرح تقسیم کرنا چاہئے؟

جواب: اجتماعی قربانی کی صورت میں گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے، اندازے سے نہیں کیا جائے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کسی کو زائد ملے اور کسی کو کم اور یہ ناجائز ہے۔ اور یہاں یہ خیال نہ کیا جائے کہ کم وبیش ہوگا تو ہر ایک اس کو دوسرے کے لئے جائز کر دے گا کہ اگر کسی کو زیادہ پہنچ گیا تو معاف کیا کہ یہاں عدمِ جواز حق شرع ہے یعنی شریعت نے اسے ناجائز کہا ہے اسی لئے بندوں کو اسے جائز کرنے کا حق نہیں۔ (بہار شریعت)

سوال نمبر76: اگر اجتماعی قربانی میں ایک ہی گھر کے افراد شامل ہیں تو اس صورت میں بھی گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے گا؟

جواب: اگر ایک ہی گھر کے افراد نے مل کر قربانی کی ہے اور ان سب کا کھانا پینا ایک ہی ساتھ ہے اور ایک دوسرے کی چیزیں بھی استعمال کرتے ہیں تو یہاں تقسیم کاری نہ کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن اگر سب کا کھانا پکانا الگ الگ ہے تو پھر تقسیم کیا جائے گا۔

سوال نمبر77: کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ اجتماعی قربانی میں اندازے سے گوشت تقسیم کرنے کی شرعاً اجازت مل جائے؟

جواب: وزن کر کے گوشت کو تقسیم کرنے کے دشوار عمل سے بچنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ جن جن کا قربانی میں حصہ ہے وہ سب ایک ساتھ یا الگ الگ کسی اجنبی (یعنی جس کا اس قربانی میں حصہ نہ ہو) اس کو تمام حصے ہبہ کر دیں یعنی تحفۃً دے دیں یا سب کسی کو ہبہ کرنے کے لئے وکیل بنا دیں اور وہ وکیل کسی اجنبی کو ہبہ کر کے اس پورے گوشت پر ایک ساتھ قبضہ دے دیں پھر وہ اجنبی اپنی مرضی سے سب کے درمیان اندازے سے گوشت تقسیم کر دے۔ (فتاوی اہلسنت سلسلہ 6)

سوال نمبر78: کیا گوشت کے علاوہ کلیجی وغیرہ بھی وزن کر کے تقسیم کی جائے گی؟

جواب: گوشت کے علاوہ دیگر چیزیں مثلاً کلیجی، پائے، سری وغیرہ بھی وزن کر کے تقسیم کئے جائیں یا اندازے سے کرنا چاہیں تو وہی طریقہ اختیار کریں جو گذشتہ مسئلے میں موجود ہے۔

سوال نمبر79: قربانی کے گوشت کے کتنے حصے کرنے چاہئے؟

جواب: مستحب یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کئے جائیں ایک حصہ فقیروں، غریبوں کے لئے، ایک حصہ دوست احباب کے لئے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لئے۔ **اگر** تمام گوشت کو صدقہ کر دیا یا تمام گوشت گھر والوں کے لئے رکھ لیا تو یہ بھی جائز ہے۔

سوال نمبر80: کیا قربانی کا گوشت نیاز وغیرہ میں استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: قربانی کا گوشت نیاز و فاتحہ وغیرہ میں استعمال کر سکتے ہیں۔ (فتاوی اہلسنت سلسلہ 6)

سوال نمبر81: قربانی کا گوشت کسی کافر کو دینا کیسا ہے؟

جواب: کافر کو قربانی کا گوشت دینا ناجائز ہے۔ (بہار شریعت 345)

سوال نمبر82: منت کی قربانی کے گوشت کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر قربانی منت کی ہے تو اس کا گوشت نہ خود کھا سکتا ہے اور نہ ہی اغنیا کو کھلا سکتا ہے بلکہ سارے گوشت کو صدقہ کر دینا واجب ہے۔ یعنی کسی فقیر کو دینا ضروری ہے۔

سوال نمبر83: میت کی طرف سے کی گئی قربانی کے گوشت کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر میت نے وصیت کی تھی کہ میری طرف سے قربانی کر دینا تو اس قربانی کے گوشت کو بھی صدقہ کرنا واجب ہے۔ اور اگر وصیت نہیں کی تھی اور کسی نے میت کی طرف سے قربانی کر دی تو اس کے گوشت کو صدقہ کر دینا واجب نہیں ہے۔ بلکہ خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسروں کو بھی دے سکتا ہے۔

قربانی کے ایام میں قربانی نہ کرنے کے مسائل

سوال نمبر84: اگر قربانی کے ایام میں قربانی نہیں کی تو؟

جواب: جس پر قربانی واجب تھی اور قربانی کے ایام میں قربانی نہیں کی تو وہ ایک بکری کی قیمت صدقہ کرنا اس پر ضروری ہے

سوال نمبر85: اگر کسی نے قربانی نہیں کی اور رقم بھی صدقہ نہیں کی تو اگلے سال گذشتہ سال کی قربانی کرسکتا ہے؟

جواب: اگر قیمت بھی صدقہ نہیں کی یہاں تک کہ دوسری بقرہ عید آگئی اب چاہتا ہے کہ سالِ گذشتہ کی قربانی اس سال کرلے ایسا نہیں کرسکتا بلکہ اب بھی یہی حکم ہے کہ قیمت صدقہ کرے۔ (بہارشریعت 339)

سوال نمبر86: قربانی کا جانور لے لیا لیکن ایامِ قربانی میں قربانی نہیں کی تو؟

جواب: قربانی کا جانور لیا اور ایام قربانی میں قربانی نہیں کی تو اس جانور کو زندہ صدقہ کرنا واجب ہے اور اگر ذبح کردیا ہے تو اس کے گوشت پوست کو صدقہ کردے اور ذبح کرنے سے زندہ جانور کے مقابلے میں جتنی قیمت کم ہوئی ہے اسے بھی صدقہ کرے۔

حلال جانوروں کے ممنوع اجزا

سوال نمبر87: حلال جانوروں کے وہ کون سے اجزاء ہیں جنہیں کھانے سے شریعت نے منع کیا ہے؟

جواب: حلال جانور میں 22 ایسے اجزاء ہیں جن کو کھانا منع ہے ان میں سے بعض اجزا حرام اور بعض مکروہ ہیں۔ وہ 22 اجزا یہ ہیں:

01۔رگوں کا خون 02۔پِتہ 03۔مثانہ 04۔علامت مادہ یعنی فرج 05۔علامت نر یعنی ذَکر (آلہ تناسل) 06۔کپورے 07۔حرام مغز 08۔گردن کے دو پٹھے کہ شانوں تک کھنچے ہوتے ہیں 09۔جگر (کلیجی) کا خون 10۔تلی کا خون 11۔گوشت کا خون کہ ذبح کے بعد گوشت میں سے نکلتا ہے 12۔دل کا خون 13۔پِت یعنی وہ زرد پانی جو پتے میں ہوتا ہے 14۔ناک کی رطوبت 15۔پاخانہ کا مقام 16۔اوجھڑی کھانا مکروہ تحریمی ہے 17۔آنتیں 18۔نطفہ (منی) 19۔وہ نطفہ جو خون ہو گیا ہو 20۔وہ نطفہ جو گوشت کا لوتھڑا ہو گیا ہو 21۔وہ نطفہ جو پورا جانور بن گیا ہو اور مردہ نکلا ہو یعنی بغیر ذبح کے مر گیا ہو۔ 22۔غدود (فتاوٰی رضویہ جلد 20 صفحہ نمبر 240 مرکز اہلسنت برکات رضا)

سوال نمبر88: کٹا کٹ نامی ڈش کھانا کیسا ہے؟

جواب: اکثر جگہ کٹا کٹ نامی ڈش میں کپورے ہوتے ہیں جو کہ بعض علماء کے نزدیک حرام اور بعض کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے اسی لئے اس سے بچنا ضروری ہے۔

سوال نمبر89: گردے کھانا کیسا ہے؟

جواب: گردے کھانا جائز ہے لیکن نبی پاک ﷺ نے ناپسند فرمایا ہے۔

متفرقات

سوال نمبر90: ذی الحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد ناخن اور بال نہ کاٹنے کا حکم ہے اس کی وضاحت کر دیجئے؟

جواب: ذی الحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد ناخن اور بال نہ کٹوانا مستحب ہے لیکن اگر اس دوران ناخن یا بال کاٹے ہوئے 40 دن پورے ہو جائے تو اب اس مستحب کام پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

نوٹ: اگر کوئی اس پر عمل نہیں کرتا تو اس کی قربانی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

سوال نمبر91: جو قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ کیسے قربانی کا ثواب حاصل کرے؟

جواب: ایک بار صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اگر کوئی شخص قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ کیا کرے؟ تو نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ وہ نماز عید کے بعد گھر آکر 2 رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورہ کوثر 3 مرتبہ پڑھے تو اللہ عزوجل اس کو اونٹ کی قربانی کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (بارہ ماہ کے اوراد و وظائف ص: 181 بحوالہ راحۃ القلوب)

سوال نمبر92: ایام تشریق کسے کہتے ہیں اور اس کی خصوصیت بیان کریں؟

جواب: 09 ذوالحجہ کی فجر سے لے کر 13 ذو الحجہ کی عصر تک ہر نماز کی مستحب جماعت کے بعد ایک بار تکبیر تشریق کہنا واجب ہے اور تین بار سنت ہے۔ انہی ایام کو ایامِ تشریق کہتے ہیں۔ تکبیر تشریق یہ ہے: اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْد

مرتب کردہ

محمد طاہر اقبال قادری المدنی (کورنگی کراچی)

0311.28143226